

PST 17:30GMT 12:30 ,2008 ,April 23 ,Wednesday

http://www.bbc.co.uk/urdu/miscellaneous/story/2008/04/080423_baloch_truth_rza.shtml

وسعت اللہ خان
بی بی سی اردو، ڈاٹ کام، اسلام آباد

بلوچوں کے دوست کون، دشمن کون؟

چند روز قبل بلوچستان کے سب سے سینئر بلوچ قوم پرست رہنما نواب خیر بخش مری سے بی بی سی اردو سروس کے لیے انٹرویو کے دوران جہاں بہت سی اور باتیں ہوئیں وہیں یہ سوال بھی زیر بحث آیا کہ جو غیر بلوچ بالخصوص پنجابی آباد کار بلوچستان میں نسلوں سے آباد ہیں اور جن کا مرنا جینا بھی اسی زمین سے وابستہ ہے انہیں وقتاً فوقتاً آخر حملوں کا نشانہ کیوں بنایا جاتا ہے۔

اس کا جواب نواب خیر بخش مری نے یہ دیا کہ اب سے اسی نوے برس قبل یہی بحث بائیں بازو کے بین الاقوامی حلقوں میں امریکی مزدور طبقے کے بارے میں بھی چھڑی تھی کہ آیا انہیں ایک مظلوم طبقہ تصور کیا جائے یا امریکی سرمایہ دارانہ سامراجی نظام کا کل پرزہ سمجھا جائے۔

جو لوگ امریکی مزدور کو سامراجی کل پرزہ سمجھتے تھے ان کی دلیل یہ تھی کہ وہ طبقاتی طور پر تو مظلوم کلاس ہے لیکن چونکہ وہ سرمایہ دارانہ اور سامراجی طبقات کے لیے کام کر رہا ہے لہذا وہ دراصل اسی استحصالی نظام کا حصہ ہے۔

پھر نواب مری نے کہا کہ بلوچستان میں جو آبادکار رہتے ہیں چونکہ ان کی ہمدردیاں پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ ہیں جو کہ بلوچ دشمن ہے لہذا یہ آبادکار بھی اپنی سوچ کے اعتبار سے بلوچ دشمن ہیں اور ان کا اس دھرتی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس تناظر میں اگر کالعدم بلوچستان لبریشن آرمی (بی ایل اے) کے موقف کو شائع کرنے والی ویب سائٹس کو دیکھا جائے تو بلوچ دشمنی کی تعریف کا دائرہ اور بھی بڑا نظر آتا ہے۔

بی ایل اے کے نزدیک نہ صرف بلوچستان میں آباد اردو بولنے والے مہاجر اور پنجابی باہر کے لوگ ہیں بلکہ انیسویں صدی میں افغانستان سے کوئٹہ آ کر بسنے والے شیعہ ہزارہ بھی مقامی باشندوں کی تعریف پر پورے نہیں اترتے۔ انہیں ایسے آبادکار کہا گیا ہے جو پہلے برطانوی اسٹیبلشمنٹ کے حامی تھے اور اب پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے لیے کام کرتے ہیں بی ایل اے کے خیال میں ان ہزارہ باشندوں کو واپس افغانستان چلے جانا چاہیئے۔

بی ایل اے کے نزدیک آبادکار چاہے کسی بھی شعبے یا پیشے سے وابستہ ہیں وہ دشمن کے مفاد کے لئے کام کرتے ہیں اور جاسوسی کرتے ہیں لہذا بلوچوں کو ان سے کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ آبادکار، ان کی گاڑیاں اور گھر بی ایل اے کے ٹارگٹ پر ہیں۔

بی ایل اے کے نزدیک ٹی وی چینلز اور اخبارات بھی دشمن کے آلہ کار ہیں اور ان میں بلوچ اخبارات اور ان کی انتظامیہ بھی شامل ہے جن سے وقت آنے پر نمٹا جائے گا۔

بلوچستان پر نظر رکھنے والے بعض مبصرین کا خیال ہے کہ نواب اکبر بگٹی کی ہلاکت کے بعد آبادکاروں پر حملے اور بلوچستان یونیورسٹی کے وائس چانسلر صفدر کیانی کی ہلاکت جیسے واقعات بلوچ قوم پرستوں کو چاہے کوئی فائدہ پہنچائیں یا نہ پہنچائیں لیکن ان کا فوری نقصان یہ ہے کہ پاکستان کے دیگر علاقوں میں بلوچستان کے حقوق کی آواز میں آواز ملائے والوں کے لئے نہ صرف اپنے موقف کا دفاع کرنا مشکل ہو جائے گا بلکہ اسکے نتیجے میں ان قوتوں کی حوصلہ افزائی ہوگی جو یہ کہتی ہیں کہ بلوچستان میں دراصل قوم پرست تحریک نہیں بلکہ دہشت گردی کی ایک لہر ہے جسے صرف طاقت سے ہی دبایا جاسکتا ہے۔



ی بلوچ شدت پسندوں ک
جانب سے فوج پر
نکے جانے والے راکٹ پیہ
اجاتی کے بقا

اگر انتہا پسندوں کے موقف کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری، مرحوم جنرل ریٹائرڈ موسیٰ، بلوچستان میں عورتوں کی تعلیم کے لئے کام کرنے والی مرحومہ جنیفر قاضی کی خدمات کی بھی بلوچستان کی تاریخ میں کوئی جگہ نہیں بنتی۔

بلوچستان یونیورسٹی کے پہلے بانی وائس چانسلر مرحوم پروفیسر کرار حسین بھی بلوچ مفادات کے دشمن ٹھہریں گے بلوچستان کے پارسی اور ہندو کمیونٹی بھی اس تعریف کے اعتبار سے بلوچ دشمن قرار پائے گی۔

سن انیس سو تہتر سے سن انیس سو اسی تک بلوچوں نے اسٹیبلشمنٹ کے خلاف جو مسلح جدوجہد کی اس میں پنجاب سمیت پاکستان کے دیگر صوبوں سے آئے ہوئے چند سرپہرے بھی بلوچ گوریلوں کے شانہ بشانہ تھے کیا یہ بھی بلوچ دشمن تھے؟

گناہ گار اور بے گناہ اور دشمن اور دوست کی عجیب و غریب تعریف خود ان بلوچوں کے لئے کتنی فائدہ مند ثابت ہوگی جو نسل در نسل پنجاب اور سندھ میں آباد ہیں۔ اگر وہاں کے مقامی لوگوں نے بھی آبادکاروں کی وہی تعریف اپنا لی جو بی ایل اے کے انتہا پسندوں کی ہے تو پھر بات کہاں تک جائے گی۔

بلوچستان کی محرومی اور استحصال کسی سے پوشیدہ نہیں۔ میڈیا کی آزادی کے طفیل نواب اکبر بگٹی کی ہلاکت کا جس طرح سے پورے پاکستان میں رد عمل ہوا وہ اب سے بیس پچیس برس پہلے کے ماحول میں ممکن نہیں تھا۔ اسی طرح اب یہ معلومات تقریباً ہر پڑھنے لکھنے والے پاکستانی کے علم میں ہیں کہ اسی ارب روپے سالانہ کی گیس میں سے بلوچستان کو محض سات ارب روپے کے لگ بھگ ملتے ہیں۔

وفاقی بیوروکریسی کے اعلیٰ عہدیداروں میں بلوچستان سے تعلق رکھنے والے عہدیداروں کی تعداد دو ہاتھوں کی انگلیوں پر بھی پوری نہیں آتی۔ بلوچستان میں متعین فرنٹئیر کانسٹیبلری کے تیس ہزار سے زائد عملے میں بلوچوں کی تعداد شاید ایک سو تک ہو۔

لیکن کیا یہ محرومیاں خضدار میں کسی آبادکار کے گھر پر بم پھینکنے یا یونیورسٹی کے سینیئر پروفیسر کو ہلاک کرنے سے ختم ہو جائیں گی۔ کوئٹہ میں رہائش پذیر ایک مبصر کے بقول ایک ایسے وقت جب حکمران پیپلز پارٹی کی قیادت نے بلوچستان میں ماضی میں ہونے والی زیادتیوں پر معافی مانگی ہے اور مسئلے کے حل کے لئے کل جماعتی کانفرنس کے انعقاد پر غور ہو رہا ہے، اگر صف اول کی بلوچ قوم پرست سیاسی قیادت نے اس طرح کی وارداتوں کے سلسلے میں کوئی واضح موقف اختیار نہ کیا تو بلوچستان کے حقوق کی تحریک نہ صرف صوبے میں نسلوں سے آباد غیر بلوچوں بلکہ دیگر علاقوں میں بھی اپنے لئے عمومی سطح پر ہمدردی کی لہر کھوسکتی ہے اور ایک بار پھر کئی برس پیچھے جا سکتی ہے۔ اس مبصر کے بقول آج کی دنیا میں حقوق کی تحریکیں خود کو تنہا کر کے کامیاب نہیں ہوسکتیں۔

English Translation:

Translation of BBC Urdu Service Interview with Baloch Nationalist Leader, Nawab Khair Bux Mari.

http://www.bbc.co.uk/urdu/miscellaneous/story/2008/04/080423_baloch_truth_rza.shtml

Wednesday, 23 April, 2008

[Who Are] Baloch's Friends and Enemies?

A few days ago, during BBC Urdu Service interview with senior most Baloch nationalist leader, Nawab Khair Bux Mari, where a lot of questions were asked, this question also came under debate that Non-Baloch, especially Punjabi Abad-Kar (a derogatory term used for non-locals) who have been living for generations in Balochistan and has lived and died in that land for generations, why are they made the subjects of often targeted attacks?

The question was answered by Nawab Khair Bux Mari as such: About 80 to 90 years ago the same debate was raised in the International Right-Wing Circles about the American labor class whether should they be considered a poor working class or should they be considered part and parcel of the American Imperialism?

Those who considered American labor class as necessary part of Imperialists argued that despite belonging to a lower social class, since they worked for the well to do class, therefore, they were part of the same regime.

Then Nawab Mari said, that since the loyalties of the Abad-Kar's living in Balochistan are with the Pakistani Establishment – who are against Baloch—therefore, the thinking [logic] of these Abad-Kar's make them an enemy of the Baloch and so, therefore, they don't have any rights with this land (Balochistan).

In this background, the definition of “Baloch Enemy” takes a much larger context if we see the websites publishing the statements of the banned [terrorist organization] Balochistan Liberation Army (BLA).

BLA not only considers Urdu speaking [Muhajirs] and Punjabis as outsiders, the Shia Hazaras, migrating from Afghanistan to Quetta during 19th Century, are also excluded from the definition of Balochistan locals. They [Hazaras] are called Abad-Kar's because they first worked for the British Establishment [alluding to Hazara Pioneers regiment of the British Army] and now working for the Pakistani Establishment. In BLA's opinion, these Hazaras should go back to Afghanistan.

BLA thinks that Abad-Kars, irregardless of their profession, works for the enemies and spies for them. Therefore, Balochis should have no connection with them because they, their homes and vehicles, are also on their target list.

BLA thinks media (TV channels and Newspapers) are also part of the enemy. This includes Baloch Newspapers and their owners who will also be targeted due time.

Analysts familiar with situation in Balochistan thinks that the attacks on the Abad-Kar's after the killing of Nawab Akbar Bugti, and the targeted killing of Vice Chancellor of Balochistan University, Safdar Kayani, whether they will benefit or not benefit the Baloch Nationalists, will make it difficult for those advocating for the rights of the Baloch [people in Pakistan] to defend this point of view. Conversely, this gives a chance to those who allege that it is not a nationalist movement in Balochistan but a wave of terrorism which can only be rooted out by force.

If we agree to the point of view of [Baloch] extremists then there is no room for acknowledging the works and accomplishments of those such as, Chief Justice Iftikhar Mohammad Chaudary, (Late) Retd. General Musa Khan [Hazara], and (Late) Jennifer Qazi, working for women education.

[According to this definition] Founding member of Balochistan University, Vice Chancellor (late) Professor Karrar Hussain will also be counted as someone working against the Baloch interests. Balochistan's minorities such as a Parsi's and Hindus will also be considered Baloch enemy according to this definition.

Were those (few from Punjab and other provinces) fighting alongside Baloch in their armed struggle against the establishment between 1973 and 1980 also Baloch enemies?

How beneficial will be the strange definition of guilty vs. Innocent, and friend vs. foe, for those Baloch living for generations in Punjab and Sindh. If the locals of those places also adopted the same definition of Abad-Kar as that of BLA extremists, then where will this end?

The injustice done to Balochistan is not hidden from any. Thanks to open media, the reaction over Nawab Akbar Bugti's death would not have been possible as such about 20 to 25 years ago. Likewise, every educated Pakistani now knows that only as little as 7 billion Rupees out of 80 billion Rupees of natural gas royalty finds its way back to Balochistan.

The number of Balochistan candidates in high levels of Federal bureaucracy don't even make on fingers of two hands. And there might be less than a 100 Baloch in the 30,000 plus Federal Frontier Corps force resident in Balochistan.

But will these misfortunes end by throwing a bomb on an Abad-kar's home in [Baloch dominated] Khuzdar or by killing the senior professors of the university? According to a resident analyst in Quetta, the current leadership of ruling People's Party has formally apologized for the wrongs of the past, and focusing on an All Parties Conference to find the right solution. If the senior Baloch nationalist leadership do not adopt a clear line [against these targeted killings], the Balochistan Rights Movement will lose the support of Non-Baloch living in Balochistan for generations as well as the support of those in other parts of the country, pushing the progress back for many years. According to this analyst, in today's world the Rights Movement cannot be successful by making yourself alone.